سوال

فرمان (5619) حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

[illegible] ساتھ چند ایک باتیں آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں۔

[illegible] مجھ سے جدا کر دیا گیا ہے۔

[illegible] کرتے ہیں اس کے مقابلے میں میری کوئی وقعت اور حیثیت نہیں ہے۔

[illegible] آج تک اپنی بیوی کو ''تو'' تک بھی کہہ کر مخاطب کیا۔

[illegible] دار ٹھہراتے ہیں۔ حالانکہ انہوں نے خط کی شکل تک نہیں دیکھی۔

[illegible] کرانا پڑا۔

[illegible] مانگ کر درخواست کی کہ

[illegible] ''

جس کے جواب میں انہوں نے مجھے یہ آفر کی کہ

[illegible] ''

[illegible] دل میں احساس پیدا ہو جائے۔

[illegible] اٹھا سکتا ہوں؟

جب سے میں نے اللہ کے رسول ﷺ کی یہ حدیث سنی ہے کہ

[illegible] شخص حق پر ہونے کے باوجود اللہ کیلئے عاجزی اختیار کرتا ہے میں جنت میں اسکے محل کا ضامن ہوں''

[illegible] کے سوا اور کوئی راستہ دکھائی نہیں دیتا۔

[illegible] نفسیاتی مریض بنا دیا ہے اور مجھے ہائی بلڈ پریشر کا عارضی لاحق ہو گیا ہے۔

روی کا شکار ہوگیا تو اس کا ذمہ دار کون ہوگا؟

نے باپ کو خوشیاں واپس لٹا سکوں اور اسی میں میرا سکون مضمر ہے۔ والسلام۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعد!

آپ کی یہ درد بھری کہانی سن کر بہت افسوس ہوا ہے اللہ تعالی آپ کو خوشیاں نصیب کرے

پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

، وہ اللہ کے ہاں مجرم اور گناہ گار ہے اس کو اس سے توبہ کرنی چاہیئے۔

۳۔ آپ کثرت کے ساتھ اللہ تعالی سے دعا کریں، شاید کہ اللہ تعالی اس مشکل کا کوئی مناسب حل نکال دے۔

اور کثرت کے ساتھ یہ دعا پڑھا کریں۔

اللھم لا سھل الا ما جعلتہ سھلا وانت تجعل الحزن اذا شئت سھلا

اولا اپنی بیوی کو قرآن وحدیث کی روشنی میں اس کے گناہ سے آگاہ کریں۔

ماہ میں پڑنے سے بچ جائیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب